اخبار احمدیہ

لاہور ۴؍ اکتوبر ۱۹۴۷ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعا کے صحت فرمائیں ؛

جلد ا | ۵ ماہ اخاء ۲۶ ۱۳ ش | ۲۰ ذیقعد ۱۳۶۶ھ | ۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۸

خطبہ جمعہ

تمہارا مال تمہارا نہیں بلکہ خدا کا ہے

اگر تم سچے احمدی بن جاؤ تو بارہ مہینے نہیں گزرینگے کہ تمہاری طاقت اور شوکت پہلے سے کئی گنا بڑھ جائیگی

خدا تعالےٰ کے پیغام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانا ہمارا فرض ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۶؍ ستمبر ۱۹۴۷ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جس طرح دنیا میں خدا تعالےٰ کا قانون قدرت کبھی نہیں بدلا کرتا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا قانون شریعت بھی کبھی نہیں بدلا کرتا۔

تغیرات

ہوتے ہیں۔ مگر ایک دائرہ اور حد کے اندر ہوتے ہیں۔ کسی وقت بارشیں بے تحاشا بھی ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی بارشیں بالکل خشک بھی ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا میں سبزی اور تر و تازگی کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ لیکن بارشوں کے بعد پھر خشکی کا زمانہ ضرور آتا ہے اور خشکی کے بعد پھر بارشوں کا زمانہ ضرور آتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ خدا تعالےٰ نے بارشوں کا سلسلہ جاری کیا ہو۔ اور پھر خشکی دنیا سے اٹھ جائے۔ یا خدا تعالےٰ نے خشکی کا زمانہ جاری کیا ہو۔ اور پھر بارشیں دنیا سے اٹھ جائیں۔ رات آتی ہے تو اس کے بعد دن کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ اور دن آتا ہے۔ تو اس کے بعد رات کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر کبھی کبھی انسان ایک ایسے

غیر طبعی ماحول

میں سے گزرتا ہے۔ کہ اسے خدا تعالےٰ کے قانون بھول جاتے ہیں۔ ہندوستان بھی ایک لمبے غیر طبعی امن میں سے گزرا ہے۔ یوں امن کے دور انگلستان پر بھی آتے ہیں۔ مگر انگلستان اپنے ملک کا آپ حاکم تھا اور اس امن کے زمانہ میں بھی وہ اپنی قوم کی تیاری میں مصروف تھا۔ وہ اپنی قوم کے حوصلوں کو بلند کر رہا تھا۔ اور اس کے لیڈر اسے بار بار کہتے کہ تم پوری طرح تیار رہو ایسا نہ ہو کہ دشمن تم پر حملہ آور ہو جائے۔ اس طرح گو لڑائی نہ ہوتی تھی۔ مگر لڑائی کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑتی رہتی تھیں۔ گو قوم خطرے میں گھری نہیں ہوتی تھی۔ مگر خطرے میں گھرنے کا احتمال ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا تھا۔ اس لئے جنگی روح اس قوم کی زندہ رہتی تھی۔ اس کے مقابلہ میں ہندوستان ڈیڑھ دو سو سال ایک

غیر قوم کے ماتحت

بظاہر امن میں رہا۔ لیکن وہ امن ہندوستان کے افراد کی روح کو کچلنے والا تھا۔ یوں انگلستان میں بھی امن تھا۔ اور ہندوستان میں بھی امن تھا۔ مگر انگلستان کے مدبر ہمیشہ انگلستان والوں کو ہوشیار کرتے رہتے۔ ان کے اندر جنگی سپرٹ پیدا کرتے رہتے۔ اور انہیں بتاتے کہ قومی قربانیوں کے لئے تمہیں تیار رہنا چاہیئے۔ مگر یہاں نہ صرف امن تھا۔ بلکہ حکومت خود لوگوں کو سلاتی اور کہتی کہ تمہیں فکر کی کیا ضرورت ہے۔ ہم تمہارا پہرہ دے رہے ہیں۔ تم بے شک سو جاؤ۔ اور جنگی خیالات پیدا ہونے کو وہ

بداخلاقی اور بغاوت

قرار دیتی۔ گویا کچھ لوگوں کو قانون سے ڈرا کر اور کچھ لوگوں کو اخلاق سے ڈرا کر غفلت کی نیند سلا دیا گیا۔ پس ہم لوگوں کی ذہنیت ایک غیر طبعی ذہنیت ہے۔ چنانچہ وہی چیزیں جو غیر ملکوں میں بالکل معمولی سمجھی جاتی ہیں۔ ہمیں بہت زیادہ بھیانک اور ڈراؤنی معلوم ہوتی ہیں۔ ہم میں سے جب کسی کی جائداد تباہ ہوتی ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر وہ آفت آئی ہے۔ جس کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ حالانکہ ہماری زندگیوں میں دو دفعہ جرمن قوم کی جائداد بالکل تباہ ہوئی ہے۔ اور آٹھ دس سال میں ہی وہ گزشتہ جنگ کے بعد پھر کروڑپتی بھی ہماری آنکھوں کے سامنے بنی ہے۔ وہ مرتے تھے مگر اپنا مرنا تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اور ہم مرنے سے پہلے ہی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کیا

اپنی موت تسلیم کر لیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ باتیں ہوا ہی کرتی ہیں۔ اگر ہمارے ساتھ بھی ایسا ہوگیا، تو کیا ہوا، مگر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ باتیں نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے بغیر اس کے کہ ہم مغلوب ہوں ہم اپنی کمر ہمت کو توڑ دیتے اور اپنی موت اور شکست کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ درحقیقت وہ غیر طبعی امن جو ہندوستان کو حاصل رہا نہ کبھی امن قائم کر سکتا ہے۔ اور نہ علم قائم کر سکتا ہے۔ نہ حوصلہ پیدا کر سکتا ہے۔ نہ جرأت اور بہادری پیدا کر سکتا ہے۔ ورنہ

ہمت والا انسان

جاتا اور موت کے منہ میں اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ اسے موت سے بچا بھی لیتا ہے ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ قافلے آتے ہیں۔ ان پر گولیاں چلتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ قافلہ والے تین تین چار چار ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ کے سپاہی صرف پندرہ بیس ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ سپاہی لڑائی کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے پھر بھی ان میں سے اکثر اپنی جان بچا کر لے آتے ہیں۔ آخر یہ تو کوئی قانون نہیں کہ جس کے ہاتھ میں بندوق ہو اسے گولی نہ لگے۔ اگر کسی کے ہاتھ میں توپ بھی ہو اور اسے گولی آ لگے تو وہ مر جائے گا بات یہ ہے کہ سپاہی کو گولی سے بچنے کا ڈھنگ آتا ہے۔ اس لئے وہ نڈر ہو کر جاتا اور دلیرانہ مقابلہ کرتا اور بیشتر اوقات بچ کر نکل آتا ہے۔ مگر یہاں یہ حالت ہے کہ گولی چلتی ہے تو لوگ ادھر ادھر چھپ جاتے اور

بھاگنے کا راستہ

تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سب کے سب مارے جاتے ہیں۔ بیسیوں واقعات گورداسپور اور دوسرے اضلاع میں ایسے ہوئے ہیں کہ سکھوں نے گاؤں پر حملہ کیا تو اندر سے عورتیں اور بچے بے تحاشہ بھاگ نکلے اور اس طرح نوے فی صدی وہی لوگ مارے گئے جو ڈر کر بھاگے تھے۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کو لڑائی کی عادت نہیں تھی۔ اور جنگی روح ان میں مفقود ہو چکی تھی۔ پس یہ چیز جہاں مصیبت ہے وہاں اس مصیبت نے ہمارے لئے ایک

برکت کا راستہ

بھی کھول دیا ہے۔ اور اب ہم آسانی کیساتھ انسانیت کے اس معیار پر آسکتے ہیں جو ساری دنیا میں جاری ہے۔ جو معیار انگلستان کے انسان کو حاصل ہے۔ جو معیار امریکہ کے انسان کو حاصل ہے۔ جو معیار فرانس کے انسان کو حاصل ہے جو معیار جرمن کے انسان کو حاصل ہے۔ جو معیار روس کے انسان کو حاصل ہے۔ وہ اب ہم کو بھی ملنے لگا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ اب ہمیشہ امن رہے گا بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ امن کے ساتھ خوف بھی طاری ہوگا۔ اور خوف کے مقابلہ کی تیاری ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہوگی جیسے انگلستان پر خوف آتا ہے۔ تو اس کا علاج اس کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے پہلے ہندوستان پر خوف کا وقت آتا تو انگلستان کہتا کہ اس خوف کا مقابلہ ہم کریں گے۔ مگر اب ہمیں خود سوچنا پڑے گا کہ ہم کس طرح

دشمن کے حملہ سے

بچ سکتے ہیں۔ یہ دماغی کیفیت جلدی پیدا نہیں ہو سکتی۔ مگر کچھ دنوں کے بعد یہ خوف ہم میں وہ انسانی ذہنیت ضرور پیدا کر دے گا جو آزاد انسان کی ذہنیت ہوا کرتی ہے پہلے ہماری محض زنانہ حیثیت تھی۔ جیسے پردہ دار عورت اپنے سارے کام خاوند کے سپرد کر دیتی ہے ہم نے بھی اپنے سارے کام انگریزوں کے سپرد کر دیئے تھے۔ اور جس طرح وہ عورت ہمارے جیسے ہاتھ رکھنے ہمارے جیسے پاؤں ہمارے جیسا دماغ ہمارے جیسا ناک ہمارے جیسے کان اور ہمارے جیسا دل رکھنے کے باوجود بالکل بیکس اور بے بس ہوتی ہے۔ اس طرح ہم بھی انگریزوں جیسے ہاتھ۔ انگریزوں جیسے پاؤں۔ انگریزوں جیسے سر۔ انگریزوں جیسے دماغ۔ انگریزوں جیسے ناک اور کان رکھنے کے باوجود بالکل بے کس اور بے بس تھے۔ کیونکہ ہمارے ہاتھ اور ہمارے پاؤں اور ہمارے دل اور ہمارے دماغ اور ہمارے باقی اعضاء کو کام کرنے کی عادت نہیں ڈالی گئی تھی۔ اور ہم نے اُن

خطرات میں

اپنے آپ کو نہیں ڈالا تھا جن خطرات میں اپنے آپ کو ڈالا ہوتا ہے پس یہی مصیبت ہمارے لئے رحمت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اگر ہم اسے رحمت کا ذریعہ بنا لیں۔ جیسے طالب علم کالج میں جاتا ہے۔ تو اسے نئے نئے علوم پڑھنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح یہ جماعت ایسی ہے جس میں ہندوستانی ابھی داخل نہیں ہوئے تھے۔ خدا نے انہیں اس جماعت میں داخل کر دیا ہے۔ اور داخل بھی ایسے رنگ میں کیا ہے۔ جیسے کہتے ہیں "سر منڈواتے ہی اولے پڑے" لوگوں کو یہ سبق آہستہ آہستہ ملا۔ مگر ہم کو فوراً مل گیا۔ گویا یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک قرضہ تھا جو ہمیں فوراً واپس کرنا پڑا ہر غیر طبعی امن والا سال جو ہم پر گزرا ہے

ہر غیر انسانیت والا سال

جو ہم پر گزرا۔ ہر غیر شعوری سال جو ہم پر گذرا اس کے مقابلے میں اتنے ہی فکر اور اتنی ہی بلائیں اور اتنی ہی مصیبتیں خدا تعالیٰ ہمارے کھاتے میں ڈالتا جاتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ ہم تمہیں یہ سب مصیبتیں اکٹھی دیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو وہ تمام حساب ہم کو اکٹھا مل گیا یہ لازمی بات ہے کہ اگر کسی پر قرضہ ہو۔ اور وہ ایک روپیہ آج ادا کرے دو روپے کل دے تین روپے پرسوں ادا کرے تو وہ قرضہ آسانی سے اتار سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی پر اکٹھی ۲۰-۲۵ ہزار کی ڈگری ہو جائے۔ تو اسے سخت مشکل نظر آتی ہے ہم پر بھی اکٹھی ڈگری ہو گئی ہے اور اس کی ادائیگی ہمارے لئے مشکل ہو گئی ہے۔ لیکن بہر حال خدا نے ہم پر ظلم نہیں کیا۔ انگلستان کے لوگ برابر ہر سال اس قسم کے فکر اپنے اوپر لادتے رہے۔ فرانس کے لوگ برابر ہر سال اس قسم کے فکر اپنے اوپر لادتے رہے اور وہ

اپنا اپنا حصہ قسط وار

ادا کرتے رہے مگر ہمیں بجائے قسط وار ادا کرنے کے اکٹھی رقم ادا کرنی پڑی پس ہمیں اپنی پوزیشن اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ روحانی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی۔ روحانی طور پر تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان ابتلاؤں کے ذریعہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ تم میں سے ہر شخص مسیح موعود علیہ السلام کے مقام پر کھڑا ہے یا نہیں۔ تم میں سے بعض لوگ ان مصائب کو دیکھ کر کتنا ڈر رہے ہیں۔ مگر کیا تم نے کبھی سوچا کہ تمہارے یہ مصائب اُن مصائب کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ کے قیام کے وقت برداشت کئے تھے۔ جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تھا۔ اس دن جو کیفیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے دل کی ہوگی اگر وہی کیفیت ہم اپنے دل میں پیدا کر لیں۔ اور ہم آپ کے سچے پیرو بن جائیں۔ تو ہمارے دل کے حوصلے بلند ہونے چاہئیں اور ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ جو کام ہمارے آقا نے کیا تھا۔ وہی کام کرنا ہمارا فرض ہے وہ اکیلے تھے مگر ہم اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں ہیں۔ بیشک ہمارے کچھ حصہ کی جائیدادیں تباہ ہوئی ہیں۔ یعنی ان لوگوں کی جائدادیں جو مشرقی پنجاب میں تھے۔ مگر ہماری مغربی پنجاب کی جائیدادیں تباہ نہیں ہوئیں۔ اگر قربانی کی ہم میں سچی روح ہے۔ تو جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آئندہ کے لئے

تمہارا مال تمہارا نہیں

بلکہ خدا کا ہے۔ جو کچھ تم کماؤ گے وہ سب کچھ خدا کا مال ہوگا۔ تمہیں اس میں سے صرف روٹی ملے گی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی نہ ملے ہو یا جیسے میں نے کہا تھا۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ تبلیغ کرو۔ اور بھیک مانگ کر گزارہ کرو۔ تم پندرہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرو اور اس رنگ میں وقف کرو کہ سلسلہ سے ایک پیسہ بھی نہ لو تاکہ اگر خدا تعالیٰ کے لئے تمہیں کسی وقت بھیک مانگنی پڑے تو تم اس کے لئے تیار رہو۔ اور تا خدانخواستہ اگر ہماری مغربی پنجاب کی جائیدادیں بھی کسی وقت ابتلاء میں آ جائیں۔ تو ہم میں سے ہر شخص مبلغ ہو اور اسے عادت ہو کہ وہ بھیک مانگے اور تبلیغ کرے ہمارے سامنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے

انبیاء کا نمونہ

موجود ہے۔ اور انبیاء کے متعلق تو تم کہہ سکتے ہو کہ وہ پرانے انبیاء ہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے انکے نمونہ کو نہیں دیکھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات تو تمہارے سامنے گذرے ہیں اگر تم نے انکو نہیں دیکھا تو تم سے کم دیکھنے والوں نے ان واقعات کو دیکھا اور وہ واقعات اتنے قریب کے ہیں کہ دشمن بھی ان کا انکار نہیں کر سکتا۔ پھر تمہارے لئے کونسی مشکل ہے نمونہ تمہارے سامنے موجود ہے تمہارا کام یہ ہے کہ تم اس نمونہ کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لو اگر تم حقیقی اور سچے احمدی بنجاؤ تو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ بارہ مہینے انسان کے گنے ہوئے ٹھیک بارہ مہینے نہیں گذریں گے کہ تمہاری طاقت اور شوکت پہلے سے کئی گنا بڑھ جائیگی انسان کو اپنے اندر

صرف ایمان

پیدا کرنیکی ضرورت ہوتی ہے تم اپنے ایمانوں کا جائزہ لو سچائیوں پر قائم ہو جاؤ راستی اور صداقت کو اپنا شعار بناؤ خدا کے ذکر میں مشغول رہو اسکی معرفت اپنے اندر پیدا کرو تاکہ خدا تمکو نظر آجائے اور اسی دنیا میں وہ تمکو اپنا جلوہ دکھا دے جبتک خدا نظر نہیں آتا دنیا کی مصیبتیں پہاڑ اور اسکے ابتلاء بے کنار سمندر نظر آتے ہیں مگر جب خدا نظر آجاتا ہے تو اسکی نگاہ میں یہ ساری چیزیں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ تب ایک ہی چیز اس کے سامنے ہوتی ہے کہ

خدا تعالےٰ کا قول

پورا ہو اور خدا تعالیٰ کے قول کے مقابلہ میں نہ حکومتیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں نہ بادشاہتیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں۔ اور نہ جائیدادیں کوئی حقیقت رکھتی ہیں وہ ہنستا ہوا جاتا اور اپنی قربانی پیش کر کے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتا ہے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب ہمارے جیسے ہی ایک انسان تھے۔ کیا ان کے جسم میں جسم نہیں تھی اور ہمارے اندر ہے کیا انکے بیوی بچے نہیں تھے اور ہمارے بیوی بچے ہیں یہاں تو صرف عوام الناس

کی شرارت ہے۔ اب یہی گورنمنٹ کم سے کم ہوتی ہے اب تک یہی کہتی چلی آرہی ہے۔ کہ ہم اقلیتوں کا تحفظ چاہتے ہیں۔ بہرحال یہ حالت تھی کہ حکومت تک انکی مخالف تھی۔ آخر بادشاہ نے انکو بلا کر کہا دیکھیں مولوی صاحب میرے دل میں آپکا بڑا ادب ہے اور میں آپکو چھوڑنا چاہتا ہوں لیکن اگر یونہی چھوڑ دوں تو مولوی میرے مخالف ہو جائینگے آپ صرف اتنا کریں کہ جب آپ سے پوچھا جائے کہ کیا آپ قادیانی ہیں۔ تو آپ خواہ دل میں کچھ عقائد رکھیں

زبان سے کہہ دیں

کہ میں قادیانی نہیں ہوں اسطرح میں آپکو آسانی سے چھوڑ سکونگا حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف نے کہا بادشاہ تمہیں جان کی قیمت معلوم ہوتی ہوگی مجھے تو اس کی کوئی قیمت معلوم نہیں ہوتی۔ اور میں تو یہ قربانی پیش کرنے کے لئے ہی تمہارے پاس آیا ہوں۔ مجھے تو پہلے بھی کہا گیا تھا کہ میں احمدیت کا اظہار نہ کروں۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ دراصل گورنر جس کے سامنے وہ پہلی دفعہ پیش ہوئے۔ وہ بھی ان کے شاگردوں میں سے تھا۔ جب آپ اس سے ملے۔ تو اس نے بھی کہا کہ آپ

یہاں سے بھاگ جائیے

ورنہ آپ کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی صاحبزادہ صاحب نے کہا تمہاری ہتھکڑیاں کہاں ہیں لاؤ اور میرے ہاتھوں میں پہنا دو۔ مجھے تو آج رات خدا نے بتایا ہے۔ کہ مجھے سونے کے کنگن ڈالے جائینگے۔ پس میں اپنی موت سے نہیں ڈرتا۔ میں تو قوم کی نجات کے لئے اپنی جان پیش کرنا چاہتا ہوں پھر جب انہیں پتھراؤ کیا گیا۔ تو اس وقت بھی ان کے دل میں اپنی قوم کا کوئی کینہ اور بغض نہیں تھا۔ بلکہ سنگسار کرنے سے پہلے جب انہیں گاڑنے لگے۔ اور گاڑتے اس لئے ہیں کہ پتھروں کے ڈر سے انسان بھاگ نہ جائے۔ تو صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ میں بھاگتا تو نہیں۔

مجھے گاڑنے کی کیا ضرورت ہے

پھر جب ان پر پتھر پڑنے لگے۔ تو دیکھنے والوں کی گواہی ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب بلند آواز سے یہ دعا کرتے جاتے تھے۔ کہ اے میرے رب میری قوم پر رحم کر کیونکہ وہ جہالت سے ایسا کر رہی ہے یہ وہ شاندار چیزیں ہیں جو قوموں کو زندہ کیا کرتی ہیں بے شک صاحبزادہ صاحب مر گئے۔ مگر کیا انہوں نے مرنا نہیں تھا۔ اگر وہ عام لوگوں کی طرح بستر پر مر جاتے۔ تو کیا ہم ان کا ذکر کر کے جماعت میں جوش پیدا کر سکتے تھے۔ کیا ہم یہ کہتے کہ دیکھو فلاں مولوی نے بستر پر جان دی۔ اگر ہم ایسا کہتے تو کیا لوگوں پر اس کا کوئی بھی اثر ہوتا۔ وہ کہتے ایک مولوی تھا جو مر گیا۔ دنیا میں بہتیرے مولوی مرتے رہتے ہیں اگر وہ بھی مر گیا تو کیا ہوا۔ درحقیقت

اس قسم کی قربانی

ہی ہوتی ہے۔ جو قوم کے نوجوانوں کو زندہ کیا کرتی ہے۔ بے شک ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ مگر نوجوان جب اس قسم کے نمونہ کو دیکھتے ہیں تو ان کے دلوں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کیا اچھا انجام تھا۔ آؤ ہم بھی ایسی ہی قربانی کریں۔

پس تم اپنے اندر ہمت پیدا کرو۔ اور خدا تعالےٰ پر یقین رکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

تیرے مکروں سے اے جاہل مرا نقصان نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنیوالی ہے

پس اگر ہمارے لئے خنجر کاٹی جائیں گی۔ مگر ہوا کیا؟ اصل چیز تو وہ صداقت ہے جو اللہ تعالےٰ کے انبیا دنیا میں لایا کرتے ہیں۔ کیا خدا تعالےٰ کے نبی مارے نہیں گئے۔ کیا خدا تعالےٰ کے نبیوں کے نشانات مٹائے نہیں گئے۔

حضرت داؤدؑ

کے بعد بخت نصر نے ساری عمارتیں تہ و بالا کر دی تھیں۔ اور مسجد اقصےٰ کا نشان تک بھی اس نے نہ چھوڑا تھا۔ مگر ان باتوں سے ہوا کیا بات تو وہ تھی جو موسےٰؑ لایا۔ اور کیا موسےٰ کی لائی ہوئی بات آج تک دنیا مٹا سکی۔ پس جہاں تم خدا تعالےٰ پر یقین رکھو وہاں تم سمجھ لو کہ جن چیزوں کو وہ اسلام کے لئے مفید سمجھے گا۔ انہیں ہر قسم کی تباہی سے بچائے گا اور جن چیزوں کا تباہ ہونا تمہارے اندر جوش پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوگا۔ ان کی حفاظت سے وہ ہاتھ اٹھا لے گا۔ اور کہے گا یہ عارضی چیزیں ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ تمہارے اندر وہ مغز پیدا ہو جائے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا

اصل مقصد

ہے۔ تم اس مغز کے پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے دماغوں کو ان مصیبتوں پر رونے کے لئے مت لگاؤ جو تم پر پڑیں۔ بلکہ تم اس کامیابی اور کامرانی کے حصول کے لئے تیار ہو جاؤ جو خدا تعالےٰ کے فرشتے تمہارے لئے لے کر کھڑے ہیں۔ تمہارے لئے مشکلات کا آنا ضرور تھا اور میں بار بار تمہیں اس طرف توجہ دلا چکا تھا۔ کئی لوگ مجھ سے ملتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے خطبات میں جب اس قسم کی باتیں پڑھتے تو ہم حیران ہوتے ہیں کہ اتنا مبالغہ کیوں کیا جاتا ہے۔ مگر آج وہ سب کچھ پورا ہوا۔ جو آپ کہتے چلے آ رہے تھے۔ میں نے تمہیں بتایا اور بار بار بتایا کہ

مولویوں کی گالیاں

کچھ چیز نہیں جب تک تم تلوار کے نیچے ذبح نہیں ہوگے۔ اس وقت تک تم نبیوں کی جماعتوں کی مانند نہیں بن سکتے۔ ضروری ہے کہ تمہیں دین کے لئے قید کیا جائے۔ تمہیں دین کے لئے قتل کیا جائے اور تمہیں دین کے لئے اپنی جائدادوں سے ہاتھ دھونا پڑے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اب تلوار چلائی گئی یا نہیں۔ کئی سو آدمی اب تک ہماری جماعت میں سے مارا جا چکا ہے۔ اور قادیان میں اس وقت دس ہزار آدمی موجود ہے۔ اور ان میں سے ہر آدمی قربان ہونے کے لئے تیار ہے۔ اور جہاں تک مادی اسباب کا تعلق ہے۔ بظاہر انہیں ان کو مار ڈالا جائے گا۔ ہاں خدا تعالےٰ کا ہاتھ انکو بچا سکتا ہے۔ اور ہم اس سے امید کامل رکھتے ہیں کہ وہ قادیان کو بچائیگا۔ مگر اپنی جانیں بچانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اس کا جلوہ ظاہر ہو۔ ورنہ ہر مخلص اپنی جان دینے کو تیار ہے۔ اور صرف منافق کا دل اسکے سینے میں دھڑکتا ہے۔ مخلص اور ایماندار اپنے آپکو یوں محسوس کرتا ہے۔ جیسے کہ خدا کے فرشتوں کے پہرہ میں وہ پھر رہا ہو۔

خلاصہ یہ کہ میں نے تم کو ہوشیار کیا اور بار بار کیا مگر تم کہتے رہے کہ یہ ایک شاعرانہ مبالغہ ہے جو کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مجھے خدا تعالےٰ نے سب کچھ بتا دیا تھا اور خدا تعالےٰ کی سنت یہی ہے کہ کسی نبی کی جماعت ان قربانیوں کے بغیر ترقی نہیں کیا کرتی۔ تم کو بھی خون سے غسل دے دیا گیا ہے۔ اور یہی غسل ہوتا ہے جو آخری غسل ہوتا ہے۔ اگر اب بھی تم سنبھل جاؤ اور اپنے اندر اصلاح پیدا کر لو۔ تو پھر خدا نئے سرے سے دنیا میں احمدیت کو مضبوطی سے قائم کر دیگا۔ پس تم میں فوری طور پر ایک نئی تبدیلی پیدا ہونی چاہیئے مگر افسوس ہے کہ ابھی تم میں وہ تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ تم میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو باوجود سب کچھ دیکھنے کے یوں سمجھتے ہیں کہ کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا گویا یہ

ایک خواب

تھا جو انہوں نے دیکھا حالانکہ جو واقعات ظاہر ہو رہے ہیں وہ بتا رہے ہیں۔ کہ اب نہ تمہیں مال کی پرواہ ہونی چاہیئے نہ جان کی پرواہ ہونی چاہیئے نہ کسی اور چیز کی پرواہ ہونی چاہیئے۔ کیا جالندھر۔ گورداسپور۔ لدھیانہ اور فیروزپور کے لوگوں کو آج سے ایک سال پہلے دس ہزار مولوی بھی قرآن پر قسم کھا کر کہتا کہ تمہاری جائدادیں تم سے چھین لی جائیں گی۔ تو وہ اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہو سکتے تھے۔ بلکہ میں کہتا ہوں اگر خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر آج سے ایک سال پہلے دس ہزار مولوی بھی یہ کہتے کہ ان لوگوں کی جائدادیں ان سے چھین لی جائینگی۔ تو لوگ پھر بھی اعتبار نہ کرتے اور یہی کہتے کہ جھوٹ بول کر خانہ کعبہ کی ہتک کی گئی ہے۔ مگر جو کچھ ہوا۔ وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔

دنیا [illegible] تاریخ

میں اتنے بڑے [illegible] قتل عام کی آج تک کوئی مثال نہیں ملتی۔ اور ابھی یہ دور رکی نہیں۔ میرے پاس کئی غیر احمدی دوست آتے ہیں۔ اور مجھ سے سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا آپ کو [illegible] کا خاتمہ کہاں تک ہوگا۔ نظر آتا ہے۔ میں انہیں کہا کرتا ہوں کہ میں تم کو کیا بتاؤں اگر تم ایک گیند پھینکو۔ تو میں تمہیں بتا دونگا کہ یہ اتنی دور جا کر ٹھہر یگا۔ اگر تم ایک اینٹ پھینکو تو میں تمہیں بتا دونگا کہ اتنی دور جا کر گر جائیگی۔ مگر یہ انسان کا کام ہے اور انسان کے دماغ میں نئے نئے خیالات اٹھتے رہتے ہیں۔ اگر ایک آدمی دوڑ رہا ہو تو اس کے متعلق کیا علم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کتنی دور جا کر رکیگا۔ بے جان چیز کو دیکھ کر تو ایک اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مگر جاندار میں چونکہ

نئے نئے احساسات

پیدا ہوتے رہتے ہیں، اس لئے اس کے متعلق کوئی صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ خدائی سنت ہے۔ اور تمام دنیا کی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ ایسے دور لمبے نہیں چلتے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی اسکی دوسری سنت یہ ہے کہ ایسے ظالم ضرور سزا پاتے ہیں۔ اور خدا ان کی تباہی کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی اندرونی یا بیرونی سامان پیدا کر دیا کرتا ہے مگر یہ دنیا داروں کی باتیں ہیں ہمارے سامنے صرف یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ خدا نے ایک پیغام ہمارے سپرد کیا ہے۔ اور مرنے سے پہلے اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہمارا فرض ہے جس دن یہ روح تم میں پیدا ہو جائیگی۔ اس دن خدا تمہیں نظر آ جائیگا جس دن یہ روح تم میں پیدا ہو جائیگی اس دن فرشتے تمہارے پاس آ کر کھڑے ہو جائینگے جس دن یہ روح تم میں پیدا ہو جائیگی اس دن دنیا کی محبت تم پر سرد ہو جائیگی جس دن یہ روح تم میں پیدا ہو جائیگی اس دن موت تم کو خوشکن چیز نظر آئیگی اسطرح جسطرح صحابہؓ کو نظر آئی پس اپنے اندر یہ روح پیدا کرو کہ خدا نے تمکو ایک بہت بڑے کام کیلئے پیدا کیا ہے اور جب تک وہ کام پورا نہیں ہو جاتا تمہاری زندگی بالکل عبث ہے جب آقا اپنے خادم کو کہتا ہے کہ جاؤ اور فلاں کام کرو تو اس وقت اگر اسکی بیوی اسے کوئی اور کام بتاتی ہے تو وہ اسکی بات نہیں مانتا مگر وہ آقا تو ایسا ہوتا ہے جس کو پندرہ یا بیس روپے دیئے ہوتا ہے لیکن یہاں وہ آقا ہے جس نے ہمیں بھی پیدا کیا اور ہمارے باپ دادا کو بھی پیدا کیا اور انکے باپ دادا کو بھی پیدا کیا اور جو ہماری آئندہ نسلوں کو بھی پیدا کریگا اور جس نے اس دنیا میں بھی ان سب کی پرورش کی اور انکو اپنی ربوبیت کے فیضان سے حصہ دیا اور جو مرنے کے بعد بھی انکے ساتھ ابدالآباد کی زندگی میں اچھا سلوک کریگا ایسے

اے سید الوریٰ مدد ے وقت نصرت است

قادیان کے مختصر حالات اور دوستوں کو دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کا مصرع اس وقت لکھا تھا جب روحانی لحاظ سے اسلام کا خانہ [illegible] ہوا تھا۔ اور گو سید الوریٰ سے مراد خدا تعالیٰ کی ذات بھی ہو سکتی ہے۔ مگر غالباً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد لی تھی۔ اور گویا اسلام کی مصیبت کے وقت میں آپ کی مقدس روح کو پکارا تھا کہ آپ کے لگائے ہوئے باغ کے لئے یہ ایک سخت خطرناک وقت ہے۔ اب اپنے آپ کو عالم بالا میں آستانہ الوہیت پر گرا کر خدا کے عرش کو حرکت میں لائیں ورنہ ظاہری تدابیر کے لحاظ سے تو اس وقت آپ کے باغ کے بچنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ اس قسم کا توسل خاص حالات میں جائز ہوتا ہے۔ اور شرک میں داخل نہیں بلکہ خدا کی رحمت اور غیرت کو جوش میں لانے کے لئے گویا دوسرے آلہ کا کام دیتا ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ پر بھی ایک نہایت نازک وقت آیا ہوا ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ کا لگایا ہوا باغ (یہاں یہی باغ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر خدا کے حکم کے ساتھ نئے پیوندوں کے ذریعہ تازہ کیا) نہایت درجہ خطرہ میں ہے۔ میں اس خطرہ کو قریباً ایک ماہ تک قادیان میں ٹھہر کر نہایت قریب سے دیکھتا رہا ہوں اور مظالم کی مہیب لہروں کو ہر لحظہ قریب تر آتے ہوئے اور قادیان کا گھیرا ڈالتے ہوئے مشاہدہ کر چکا ہوں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ لاہور آتے ہوئے مجھے اپنی جگہ امیر مقرر فرما آئے تھے۔ اور میں قریباً ایک ماہ کے قیام کے بعد ابھی دو چار دن ہوئے حضور کے ارشاد کے ماتحت قادیان سے لاہور پہنچا ہوں۔ اور ان نظاروں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں جن کا تصور بھی ہمارے مغربی اضلاع میں رہنے والے دوست اپنے ذہنوں میں نہیں لا سکتے اگر میں موجودہ حالت کو ایک گونہ قیامت سے تشبیہ دوں تو یہ ایک غلط تشبیہ نہیں ہوگی اور اگر اسے ایک زلزلۃ الساعۃ قرار دوں تو یہ بھی بالکل درست ہوگا۔ حق یہ ہے کہ جو شخص اس وقت قادیان جانے کا موقع پائے اور یہ موقع پانا آسان کام نہیں ہے تا بخشندہ خدائے بخشندہ اسے موجودہ صورت میں قادیان کو پہچاننا تک مشکل ہوگا۔ ایک طرف ارد گرد کے دیہات سے آئے ہوئے مسلمان پناہ گزینوں کی کثرت جس کا اقل اندازہ پچاس ساٹھ ہزار اور کھلا اندازہ ڈیڑھ لاکھ تک لگایا گیا ہے اور جن کی وجہ سے قادیان کے میدانوں اور باغوں اور فیلڈوں اور چوکوں اور رستوں کا چپہ چپہ خانہ بدوش لوگوں کی بستی کی طرح ڈھکا ہوا ہے دوسری طرف فوج اور ملٹری کے سپاہیوں کا ہجوم جو ہر نکڑ اور ہر چوک اور ہر دوراہے اور ہر چوراہے۔ اور ہر منفذ اور ہر مدخل کو حاکمانہ تصرف کے ساتھ زیر قبضہ لائے ہوئے ہیں اور تیسری طرف اہل قادیان کی بے کسی اور بے بسی کہ ان کی آنکھوں کے سامنے انتہائی ظلم وستم کا میدان گرم ہے۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ یعنی لوگوں کے مال مویشی کو لوٹا جا رہا ہے (اندازہ ہے کہ کم و بیش پانچ ہزار مویشی قادیان کے رہنے والوں اور پناہ گزینوں کا لوٹا جا چکا ہے) گھروں میں گھس کر غارت مچائی جا رہی ہے۔ مکانات پر غاصبانہ قبضہ کیا جا رہا ہے بے گناہ لوگوں کو جھوٹے الزامات پر گرفتار کر کے ذلیل کیا جا رہا ہے۔ شرفاء کی خانہ تلاشیاں شروع ہیں اور جب اور کچھ نہیں ملتا تو لائسنس والا اسلحہ ہی اٹھا لیا جاتا ہے۔ کئی لوگ دن دہاڑے قتل کئے جا چکے ہیں کئی عورتوں کے ننگ و ناموس پر ہاتھ ڈالا گیا ہے اور جب ان باتوں کے نتیجہ میں بھی دہشت اور بھاگڑ پیدا نہیں کی جا سکی۔ تو اب یہ دھمکی دی جا رہی ہے کہ قادیان خالی کر کے نکل جاؤ ورنہ خیر نہیں ہے۔ خود ہمارے مکانات پر دو دفعہ طاقت کا مظاہرہ کیا جا چکا ہے۔ ایک اس وقت جب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر تبلیغ مقامی اور سید ولی اللہ صاحب ناظر امور عامہ گرفتار ہوئے اور میرے مکان کے چاروں طرف ملٹری اور پولیس نے مشین گنوں اور رائفلوں کا جال بچھا دیا۔ اور دوسری دفعہ جب ہمارے مکانوں کی تلاشی ہوئی۔ اور فوج اور پولیس کے لوگ ہمارے مکانوں میں بے تحاشہ گھس گھس کر کمرے کھلواتے اور صندوقوں کے قفل تڑواتے اور فرشوں تک کو کھدواتے رہے اور جب کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ملی۔ تو بعض لائسنس والا اسلحہ اٹھا کر لے گئے۔

یہ نظارے وہ ہیں جن کی وجہ سے امن کے زمانہ میں قادیان کو دیکھنے والوں کے لئے آج کی قادیان کا پہچاننا مشکل ہوگا۔ ہمارے لوگ درویشوں کی طرح قادیان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں آپ کے صحابہ کے لئے درویش کا لفظ بھی آتا ہے) اور اصحاب صفہ کی طرح (یہ لفظ بھی حضور کے الہاموں میں آیا ہے) اس مقدس بستی کے مقدس مقامات سے چمٹے پڑے ہیں اور اس وقت تک اسے نہ چھوڑنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ کہ کوئی بالا زمینی طاقت انہیں زبردستی اس سے جدا کر دے یا قتل و غارت کے ذریعہ پیوند خاک بنا دے کیونکہ اس کے بعد سے قادیان کا معاملہ اس آسمانی طاقت کے سپرد ہو جائے گا جس کے سامنے دنیا کی طاقتیں ایک پر پشہ کی حقیقت بھی نہیں رکھتے (در اصل خدا کی حکومت بھی اسی وقت اپنے پورے جلال کے ساتھ جوش میں آتی ہے جب اس کے بے بس بندوں کے تمام دنیوی وسائل ختم ہو جاتے ہیں) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آئینہ کمالات اسلام والا رویا بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جب دشمن آپ کے باغ کے وسطی حصہ پر حملہ آور ہوگا اور بظاہر یہ سمجھا جائے گا۔ کہ بس اب اس باغ کے شاخ و ثمر کا خاتمہ ہے۔ تو تب اچانک فرشتوں کی فوج حرکت میں آئے گی اور اس کے بعد وہ خدا کی تقدیر ظاہر ہوگی۔ جو ازل سے مقدر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

مگر اس کے ساتھ ہی یہ الٰہی قانون بھی بیان فرماتے ہیں کہ:۔

شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار

اور یہ علم صرف خدا کو ہے کہ ہمارے لئے کتنی شدت گرمی ابھی اور باقی ہے

بہر حال اب وقت نازک ہے اور بے حد نازک اور گو یہ ناممکن ہے کہ قادیان اور جماعت کی ترقی کے متعلق خدائی وعدے پورے نہ ہوں بلکہ وہ انشاء اللہ تعالےٰ ان مشکلات کے بعد بہت زیادہ شان و شوکت کے ساتھ پورے ہوں گے اور ضرور ضرور پورے ہوں گے اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔ لیکن درمیانی مشکلات بھی سخت بھاری ہیں اور جب [illegible] قادیان میں صحابہ اور دوسرے بزرگان کی ایک جماعت کو لے کر بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کو دیکھ کر میرے منہ سے بے اختیار یہ مصرع نکلا کہ:۔

اے سید الوریٰ مدد ے وقت نصرت است

(اس شعر کے دوسرے مصرع "در بوستاں ثمرے" تو کسی باغباں خاندان کے پڑھنے کی مجھے ہمت نہیں ہوئی) اور میں نے دل میں کہا کہ جب دشمن اپنی مادی طاقت کے مظاہرہ سے ہمیں ختم کرنے لگا۔ تو پھر اس وقت قادیان سے باہر کے دوست اسے پڑھنے کا حق رکھیں گے اور شاید یہ کوئی خدائی تصرف تھا کہ میں حضرت صاحب کے پیچھے قریباً ایک مہینہ قادیان میں رہا اور ہر قسم کے خطرات کا سامنا ہوتا رہا مگر خدا کے فضل سے کبھی دل میں ایسی گھبراہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ جو بے صبری اور بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔ بلکہ ایک خاص قسم کی سکینت کی کیفیت حاصل تھی۔ اور دل ہر الٰہی تقدیر اور ہر قربانی کے لئے بطیب خاطر تیار رہتا مگر جونہی کہ مجھے لاہور پہنچنے کا حکم ملا تو میرے دل پر ایک بھاری بوجھ پڑ گیا۔ کہ یہ کام کی تکمیل سے قبل (خواہ خدا کے علم میں یہ تکمیل کوئی صورت اختیار کرتی) میدان عمل سے باہر جا رہا ہوں

اب بھی خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل کی ہر شاخ قادیان میں موجود ہے۔ اور سوائے چھوٹی عمر کے بچوں یا ایسے لوگوں کے جنہیں مفاد سلسلہ کے ماتحت حکم یا اجازت کے ساتھ باہر آنا پڑا ہے ہمارے خاندان کے باقی سب لوگ (اس وقت ان میں سب سے زیادہ تعداد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بچوں کی ہے) مرکز سلسلہ کی خدمت کی غرض سے قادیان میں بیٹھے ہیں اور بچی عمر کے نوجوان بلکہ طلباء بھی اپنے کاموں اور پڑھائیوں کو چھوڑ کر خدمت سلسلہ کے لئے ہر قربانی کے واسطے شرح صدر سے تیار نظر آتے ہیں وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔ ان حالات میں قادیان سے باہر والے دوستوں کا فرض ہے کہ ان سب کے لئے جو قادیان میں ہیں خواہ ہمارے خاندان کے لوگ ہوں یا دوسرے اصحاب ان سب کے واسطے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں سلسلہ کی بہترین خدمت کی توفیق عطا کرے اور اگر خدا کے علم میں ان میں سے کسی کی شہادت مقدر ہے تو ان کی شہادت بھی ایسی شاندار ہو کہ آنے والی نسلیں اس سے ایک اعلیٰ نمونہ حاصل کریں۔ اور میں قادیان سے آتے ہی اپنے بچوں کو بھی یہی نصیحت کر کے آیا تھا کہ موت نے ایک دن بہرحال آنا ہے اور دو دفعہ نہیں آنا اگر دین کی خدمت میں جان دو گے۔ تو تمہاری موت ہمارے لئے جدائی کے طبعی غم کے ساتھ جو انسانی فطرت کا حصہ ہے خوشی بلکہ فخر کا موجب ہوگی لیکن اگر تم نے اس امتحان کے وقت میں قربانی سے منہ موڑا یا بزدلی دکھائی تو یاد رکھو کہ تمہاری زندگی ہمارے واسطے ایک لعنت کا طوق بن کر رہ جائے گی اور میں نے دیکھا کہ تمام بچے نہایت شوق کیساتھ قادیان میں ٹھہر کر ہر قربانی کے لئے تیار نظر آتے تھے

[illegible] اسوقت [illegible] مختصر نوٹ پر اکتفا کیا [illegible] باقی انشاء اللہ پھر۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار

آئندہ ہندوستانی فوجوں کا کمانڈر انچیف ہندوستانی ہوا کرے گا

نئی دہلی ۱۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کے لئے ہندوستان کی مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہندوستانی ہوا کرے۔ حکومت نے اصولی طور پر ضروری خیال کیا ہے کہ مسلح افواج کسی ہندوستانی کے زیر کمان ہوں

یکم جنوری ۱۹۴۸ء سے ہندوستانی کمانڈر انچیف کا تقرر عمل میں آجائیگا

ابھی مغربی پنجاب میں ۲½ لاکھ غیر مسلم موجود ہیں

نئی دہلی ۱۳ر اکتوبر۔ سرکاری اندازے کے مطابق ان تمام غیر مسلم پناہ گزینوں کی مجموعی تعداد جو ۱۳ر ستمبر کو مغربی پنجاب کے مختلف کیمپوں میں تھے۔ ۱۴ لاکھ ساڑھے ۶۵ ہزار تھی۔ زیادہ پناہ گزین لائل پور کے کیمپ میں تھے۔ شیخوپورہ۔ گجرات۔ سرگودھا۔ راولپنڈی اور ملتان کے کیمپوں میں ایک ایک لاکھ سے زیادہ افراد موجود ہیں۔ ڈھائی لاکھ سے زیادہ افراد ابھی کیمپوں سے باہر چھوٹے چھوٹے علاقوں میں ہیں۔

ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانوں کی تاریخیں بدل گئیں

لاہور ۱۴ر اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ ایف اے۔ بی۔ اے اور بی ایس۔ سی کے امتحانات مندرجہ ذیل تاریخوں پر ہوں گے۔

ایف اے کے امتحانات ۔ ۸ر دسمبر ۱۹۴۷ء

بی اے اور بی۔ ایس۔ سی ۔ ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۷ء

ہندوستان کو ہندو ریاست کا مطالبہ فاشزم کی بنیادوں پر ہے

مسلمانوں نے ہندوستان کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں

پنڈت نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۱۴ر اکتوبر۔ دہلی کانگرس ورکرز اور رام جس کالج کے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے کہا کہ ملک کی موجودہ لاقانونی اور مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دینے کا مطالبہ رجعت پسند عنصر کی تائید کر رہا ہے۔ اور ہر دیانتدار کانگرسی کا فرض ہے کہ اس کا مقابلہ کرے۔ آپ نے کہا ہندو ریاست کا مطالبہ فاشزم کی بنیادوں پر ہے۔ دنیا میں کوئی سٹیٹ مذہبی بنیادوں پر نہیں چل سکتی۔ مسلمانوں کو ملک سے نکالنے کا مطالبہ عبث اور لغو ہے۔ اور ان کے متعلق یہ کہنا کہ وہ وفادار نہیں ہیں یہ بھی درست نہیں حکیم اجمل خاں۔ ڈاکٹر انصاری اور دیگر بہت سے مسلمانوں نے ملک کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ اگر مسلمانوں کی غداری کی سزا یہ ہے کہ انہیں ملک سے نکال دیا جائے۔ تو آپ ہندو اور سکھ غداروں کے متعلق کیا سزا تجویز کریں گے۔

یہ خیال کہ پاکستان ہندوستان پر حملہ کریگا۔ حماقت ہے وہ فوجی اور اقتصادی لحاظ سے ہندوستان سے کہیں کمزور ہے۔ ہندوستان کی حکومت جنگ کے حق میں نہیں۔ کیونکہ جنگ ہندوستان کی سالوں کی ترقی روک دے گی۔ اور یہ ممکن ہے کہ پھر ہندوستان کئی حصوں میں تقسیم ہو جائے۔

آپ نے کہا کانگرسی آج کل اپنی توجہات چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کی طرف منعطف کئے ہوئے ہیں۔ اور تعمیری کاموں کی طرف کماحقہٗ توجہ نہیں دے رہے ہیں۔

تقریر کو ختم کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا کہ کانگرسی عوام کے جس اعتماد کا فائدہ اٹھا رہی ہے وہ ان کی سابقہ قربانیوں کی وجہ سے تھا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ عوام کے دماغ زیادہ دیر تک قربانیوں کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔

پاکستان اور ہندوستان کے فرقہ وار معاملات میں ڈومینیلوں کا مداخلت سے انکار

لندن ۱۴ر اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت پاکستان نے برطانیہ کی وساطت سے ڈومینین گورنمنٹوں سے ہندوستان اور پاکستان کے فرقہ وار مسئلے کو سلجھانے کی جو اپیل کی تھی۔ انہوں نے اس میں مداخلت سے انکار کر دیا ہے۔ اور متفقہ طور پر اس سے بے علاقہ رہنے کی رائے کا اظہار کیا ہے۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب ہی میں اس کے متعلق کوئی سرکاری اعلان بھی ہو جائیگا یاد رہے کہ حکومت پاکستان کے ایک اعلیٰ افسر نے حال ہی میں بیان کیا تھا۔ کہ اگر ان حکومتوں نے اس مسئلے میں مداخلت نہ کی تو حکومت پاکستان اس مسئلے کو جمعیت اقوام متحدہ کے روبرو پیش کرنے پر مجبور ہو گی۔

عربی زعماء کی کانفرنس

قاہرہ ۱۴ر اکتوبر۔ کل صبح ریف کے مجاہد کبیر امیر عبدالکریم فلسطین کے مفتیٔ اعظم سید امین الحسینی اور جمعیت اتحاد امم کے جنرل سیکرٹری عبدالرحمان عزام پاشا نے ایک طویل کانفرنس منعقد کی جس میں عربی مسائل پر غور و خوض ہوتا رہا۔ جمعیت اتحاد عرب کی لجنہ فلسطین کا اجلاس لبنان میں منعقد ہوگا۔ عزام پاشا اس میں شرکت کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ پہلے آج اعلیٰحضرت جلالت الملک شاہ فاروق کا شرف باریابی حاصل کریں گے پھر لبنان جائیں گے۔ مصری رئیس الوزارت نقراشی پاشا اور مصری وفد کے ارکان بیروت روانہ ہوں گے

پاکستانی صوبوں کی غذائی کانفرنس

لاہور ۱۴ر اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے شعبۂ خوراک کے رکن آنریبل راجہ غضنفر علی خاں نے ۱۳ر ۱۴ر اکتوبر کو لاہور میں تمام پاکستانی صوبوں کی غذائی کانفرنس طلب فرمائی ہے اس کانفرنس میں تمام پاکستانی صوبوں کے وزرائے عظام اور غذائی محکموں کے نمائندے شرکت کریں گے کانفرنس کی افتتاح حکومت پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں فرمائیں گے۔

دہلی میں تعمیر مکانات کی مہم

نئی دہلی ۱۴ر اکتوبر۔ آنریبل مسٹر گیڈگل نے دہلی میں نئے مکانات تعمیر کرنے کی مہم شروع کر دی ہے معلوم ہوا ہے کہ ساڑھے تین ہزار نئے مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔

عالمگیر دورہ کیلئے سرکاری وفد کا تقرر

کراچی ۱۴ر اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ حکومت پاکستان دنیا کے تمام ممالک کا دورہ کرنے کے لئے ایک سرکاری وفد مقرر کر رہی ہے۔ یہ وفد تمام ممالک کو ہندوستان اور پاکستان کی فرقہ وار صورت حالات سے آگاہ کرے۔ امید ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر یہ وفد اپنا کام ختم کرے گا۔

واہگہ کیمپ کیلئے رضاکاروں کی ضرورت

لاہور ۱۴ر اکتوبر۔ واہگہ کیمپ میں پناہ گزینوں کے روز بروز اضافے کے پیش نظر لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ظفر الاحسن نے مسلمان نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کار خیر کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایسے چار سو رضاکاروں کی ضرورت ہے۔ ہر رضاکار کو دو روپے روزانہ حق الخدمت ملا کریگا۔ جو نوجوان بطور رضاکار اپنے آپکو پیش کرنا چاہیں آج ۱۰ بجے صبح ۱۴ کوئنز روڈ پر مسٹر نصیر احمد آئی۔ سی۔ ایس سے ملاقات کریں۔

محکمہ بحر کے ملازم متوجہ ہوں

لاہور ۱۴ر اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے بحری محکمے کے ملازموں کے کنبوں کو مشرقی پنجاب سے نکالنے کے لئے ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ یہ انجمن لفٹننٹ حمید۔ لفٹننٹ حسین۔ دو وارنٹ افسروں اور ۱۴ رینٹنگز پر مشتمل ہے محکمہ بحر کے وہ ملازم جن کے اہل و عیال ابھی تک مشرقی پنجاب میں محصور ہیں۔ پرانی ریذیڈنسی مال روڈ لاہور پر جا کر ان کو اطلاع دیں۔

آزاد قبائلی سرداروں کی پیشکش

راولپنڈی ۱۳ر اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان کے ورود کی خبر سنتے ہی خیبر ایجنسی کے بڑے بڑے قبائلی سردار یہاں پہنچ گئے۔ اور پیر صاحب مانکی شریف کی وساطت سے آپ سے ملاقات کی ان میں ککی خیل۔ ملک دین خیل۔ ذکا خیل شنواری قبائل اور ملا غوزی قبائل کے ملک صاحبان کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان سرداروں نے وزیر اعظم کو یقین دلایا کہ قبائلی پٹھان اپنی خدمات پاکستان کے حوالے کر دینے کا حتمی فیصلہ کر چکے ہیں۔ ہم پاکستان کی حفاظت کے لئے ہر مقام پر اور ہر محاذ پر لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم صرف قائد اعظم کے احکام کے منتظر ہیں۔ ہم اس کے لئے دل و جان سے ہر قربانی دیں گے۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے ان سرداروں کے جذبات کی تعریف کی اور ان کی تحریکات پر اظہار مسرت فرمایا۔

کلکتہ میں اسلحہ کی برآمدگی

کلکتہ ۱۴ر اکتوبر۔ کلکتہ کی پولیس نے ایک خالی مکان سے سو بم۔ دستی بم۔ چھبیس سو کارتوس اور متعدد بھالے تلواریں اور چھرے برآمد کئے فرقہ دارانہ فسادات کی وجہ سے اس کا مکین اسے چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔

سندھ مغربی پنجاب اور سرحد کے کانگرسی عمائد کی چھ تجاویز

دہلی ۱۴ر اکتوبر۔ سندھ مغربی پنجاب اور سرحد کے کانگرسی لیڈروں نے تین دن کی کانفرنس کے بعد حکومت ہندوستان کی خدمت میں مندرجہ ذیل چھ تجاویز پر مشتمل ایک مراسلہ بھیجا ہے۔

۱۔ مغربی پاکستان کے ہندوؤں اور سکھوں کو بہت جلد نکال لیا جائے ۲۔ مشرقی پنجاب کے مسلم پناہ گزینوں کی طرح غیر مسلموں کا تخلیہ بھی ساز و سامان کے ساتھ ہو ۳۔ اغوا شدہ عورتوں کو واپس لینے کی ہر ممکن کوشش کی جائے ۴۔ کیمپوں میں خوراک اور طبی امداد بہم پہنچائی جائے۔ ۵۔ اگر پاکستان کی حکومت اس پر تیار نہ ہو تو حکومت ہندوستان پناہ گزینوں کی چھوڑی ہوئی منقولہ جائدادوں کے معاوضے کی گارنٹی دے۔ ۶۔ تخلیے کے کام کو انجام دینے کے بعد حکومت ہندوستان پناہ گزینوں کو بسانے کے معاملہ میں دوسروں پر ترجیح دے۔

دہلی میں کرفیو کے اوقات میں کمی

نئی دہلی ۱۴ر اکتوبر۔ دہلی کی فرقہ وار صورت حالات کے بہتر ہو جانے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرفیو کے اوقات میں مزید کمی کر دی ہے۔ قرول باغ اور سبزی منڈی کے تھانوں کے علاقوں اور دہلی کلاک ٹاور کے سامنے والی سڑک پر کرفیو کا وقت ۹ بجے رات سے صبح کے چھ بجے صبح تک ہے۔ دہلی میونسپلٹی کے باقی علاقوں میں کرفیو ۹ بجے شام سے چھ بجے تک رہیگا

ریاست پٹیالہ کے ساڑھے چار لاکھ اور ریاست نابھہ کے ۵۵ ہزار مسلمانوں کا کچھ پتہ نہیں چلتا

میاں افتخار الدین کا انکشاف

اگر ہماری جانوں کی سلامتی منظور ہے۔ تو انتقام کا خیال چھوڑ دیجئے۔ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کا پیغام

بٹالہ کے کیمپ میں اور پولیس سٹیشن کے قریب قادیان کے کنوائے پر گولیوں کی بارش

متعدد پناہ گزین شہید اور بیشمار مجروح

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں۔ جمعرات کو ایک کنوائے قادیان کے مسلم پناہ گزینوں کو نکالنے کے لئے روانہ ہوا۔ یہ کنوائے ۳۳ ٹرکوں پر مشتمل تھا۔ دس فوجی ٹرک فوجیوں کے بال بچوں کو نکالنے کے لئے ۵ فوجی ٹرک ۱۸ سول ٹرک عام مسلم پناہ گزینوں کو نکالنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ یہ سب ٹرک مغربی پنجاب کے غیر مسلم پناہ گزینوں کو لے کر گئے تھے۔ جب یہ کنوائے بٹالہ پہنچی تو اسے روک لیا گیا اور سول ٹرک پناہ گزینوں کے کیمپ میں بھیج دیئے گئے۔

چند ایک ٹرکوں نے قادیان جانے کے لئے اصرار کیا۔ انہیں کہا گیا کہ گورداسپور جا کر اجازت لے لو چنانچہ یہ ٹرک گورداسپور پہنچے۔ لیکن حکام نے یہ کہکر قادیان جانے سے روک دیا کہ قادیان کی سڑک خراب ہے چنانچہ یہ ٹرک بٹالہ واپس آ گئے۔ اور وہاں سے مسلمان پناہ گزینوں کو سوار کر لیا۔ ابھی یہ ٹرک کیمپ سے باہر نکلے ہی تھے کہ ان پر گولیوں کی بارش ہونی شروع ہوئی۔ بٹالہ پولیس اسٹیشن کے قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ دشمنوں نے سڑک روک رکھی ہے اور باقاعدہ محاذ بنا رکھا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد سامنے سے گولیوں کی بوچھاڑ ہونی شروع ہوئی۔ سات پناہ گزین جاں بحق اور متعدد مجروح ہوئے۔ اس جتھے سے بچ بچا کر جب یہ ٹرک واہگہ پہنچے تو مشرقی پنجاب کی متعینہ فوجی پکٹ نے انہیں کئی گھنٹے روکے رکھا۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ فوج نے اسکارٹ سے ہتھیار رکھوا لئے۔ کیمپ میں گولیاں تقریباً ایک گھنٹہ تک چلتی رہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق ان ٹرکوں کے بعد ۱۸ سول ٹرکوں نے بھی پناہ گزینوں کو سوار کر لیا تھا۔ لیکن ان پر گولیوں کی بے پناہ بارش کی گئی۔ دشمن کا حملہ اتنا شدید تھا کہ کسی پناہ گزین کے بچکر نکلنے کی امید نہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اتنے سوں محکمہ بحر کے چار ٹرکوں کے بٹالے میں روکے جانے پر مغربی پنجاب کی حکومت نے فوجی حکام کے سامنے جب یہ سوال اٹھایا تو میجر جنرل چمنی نے جواب دیا تھا کہ کنوائے کے کمانڈر کو سرٹیفکیٹ کے لئے اصرار کرنا چاہئے تھا۔ اس کا یہ مطالبہ جائز ہوتا اور آئندہ کسی ایسے کنوائے کو جس کے پاس سرٹیفکیٹ ہو گا نہیں روکا جائے گا۔ میجر جنرل چمنی نے اس بات کی بھی تردید کی تھی کہ قادیان کی سڑک خراب ہے۔ چنانچہ جمعرات کو یہ کنوائے اسی اطمینان کی بنا پر روانہ ہوا تھا۔

ریاست پٹیالہ میں تمام مسلمان فوجیوں اور پولیس والوں کو بے ہتھیار کر دیا گیا ہے

اخبار نویسوں کی کانفرنس میں میاں افتخار الدین کا بیان

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے پناہ گزینوں کے وزیر میاں افتخار الدین نے اخبار نویسوں کی کانفرنس میں پٹیالہ، نابھہ اور انبالہ کے دورے کے واقعات یوں بیان کئے:۔

آپ نے فرمایا کہ پٹیالہ کے ساڑھے چار لاکھ مسلمانوں میں سے اڑھائی لاکھ کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ یہانتک کہ مہاراجہ پٹیالہ کو بھی یہ علم نہیں ہے کہ ان کی ریاست میں کتنے مسلمان شہید کئے گئے۔ اسی طرح نابھہ اسٹیٹ کے ستر ہزار مسلمانوں میں سے دس پندرہ ہزار کے سوا باقیوں کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

آپ نے فرمایا کہ انبالہ کے کیمپ میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب مسلمان پناہ گزین جمع ہیں۔ میرے خیال میں یہ تعداد مشرقی پنجاب کے تمام کیمپوں سے زیادہ ہے۔ لیکن حکومت کی طرف سے اُن کی حفاظت اور خوراک کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

پٹیالہ میں مسلمانوں کے مختلف مرکزوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ساٹھ ہزار سرہند میں جمع تھے۔ ۲۳ ہزار بہادر گڑھ کے قلعے میں تھے۔

پٹیالہ کے مختلف مراکز میں سے بہادر گڑھ کے قلعے کے متعلق ریاست کے وزیر اعظم نے بتایا کہ صرف اس کیمپ میں مسلمان پناہ گزینوں کو ریاست کی طرف سے خوراک بہم پہنچائی جاتی رہی ہے۔ یہ قلعہ پٹیالہ سے پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور شہر کے ۵۳ ہزار مسلم آبادی میں سے اس کیمپ میں صرف ۱۸ ہزار پناہ گزین موجود تھے۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ ریاست پٹیالہ میں جہاں کہ بہت کافی مسلمان ملازم ہوئے تھے اب ایک بھی مسلمان ملازم نہیں ہے۔ یہاں تک کہ مسلمان فوج اور پولیس بھی بے ہتھیار کر دی گئی ہے۔

پناہ گزینوں کے وزیر نے جب مہاراجہ کی توجہ پناہ گزینوں کو خوراک بہم پہنچانے کے مسئلے کی طرف مبذول کرائی تو مہاراجہ صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ اس معاملے میں کچھ نہ کچھ کریں گے۔

آپ نے کہا۔ مجھے وہاں کوئی ایسا شخص نہیں ملا جو پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے کی کوشش کرتا ہو۔ انہوں نے مغربی پنجاب کے مسلمانوں کو یہ پیغام پہنچانے کی تاکید کی ہے۔ کہ ہماری زندگیوں کی خاطر آپ انتقام لینا چھوڑ دیں۔

چالیس ہزار سامانہ میں دس ہزار تلونڈی میں اور پچاس ہزار بسی میں تھے۔ اگرچہ کسی طرح بھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ چالیس ہزار کے قریب مسلمان دریا کے دوسری طرف جمع تھے۔ لیکن باقیماندہ اڑھائی لاکھ مسلمانوں کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔

آپ نے کہا میرے خیال میں مزید پچاس ہزار پاکستان کی سرحد کو عبور کر چکے ہوں گے۔ جب میں نے مہاراجہ سے شہید مسلمانوں کی تعداد دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ یہی کوئی ایک ہزار سے پانچ ہزار تک ہو گی۔ جب میں ریاست نابھہ کے وزیر اعظم سے ملا جو پنجاب میں ریونیو آفیسر تھے تو اُن کی طبیعت خوشگوار نہیں تھی۔ آپ اپنے بھائی کے گم ہو جانے کی وجہ سے کچھ ملول سے تھے۔ نابھہ کی ستر ہزار مسلمان آبادی میں سے کیمپوں میں صرف دس ہزار کی تعداد موجود ہے۔ باقیوں کے محفوظ ہونے یا بچ نکلنے کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

ایک سکھ فوجی کی نازیبا حرکت

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعہ کو ایک مسلمان اور اس کی بھتیجی راستہ بھول کر ڈی۔ اے وی کالج کی طرف چلے گئے۔ جہاں نائک فوجا سنگھ نے لڑکی کو عمارت کے اندر جانے پر مجبور کیا۔

جونہی یہ خبر شہر میں پھیلی ایک مسلمان گروہ ڈی اے وی کالج کے سامنے جمع ہو گیا۔ سنیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس سید عنایت علی شاہ نے سرگرمی سے تحقیقات کے بعد لڑکی کو برآمد کر لیا۔

پولیس نے نائک فوجا سنگھ کو حراست میں لے لیا۔

دو اور ریاستیں پاکستان میں شامل ہو گئیں

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست ہائے بہاولپور اور خیرپور نے پاکستان یونین میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

دہلی کے مقتدرین نے صلحنامے پر دستخط کئے

دہلی ۱۳ اکتوبر۔ دہلی شہر کے مختلف وارڈوں کے ۵۹ سرکردہ شہریوں نے انڈین یونین سے وفاداری اور صلح کے بیان حلفی پر دستخط کئے ہیں ان مقتدرین میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ شہری بھی ہیں اور ان کے وارڈوں کی ملی جلی آبادی دو لاکھ کے قریب ہے۔

یہ بیان جس پر مختلف قوموں کے نمائندوں کے دستخط ثبت ہیں۔ مندرجہ ذیل مضمون کا حامل ہے۔ ”ہم شیش محل اور کرشن گنج وغیرہ محلوں کے ساکن حلفاً بیان کرتے ہیں کہ ہم سب ایک قوم کے فرد ہیں اور دو قوموں کے نظریہ کی مخالفت کرتے ہیں ہم ہندوستانی یونین کے وفادار ہیں اور آئندہ ہر قسم کے فساد کو فرو کرنے کے لئے اپنی کوشش کریں گے۔ جو کچھ اس وقت تک ہوا ہم اس کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ ہم اپنے اس بیان کی لاج رکھنے کی خاطر جانیں تک قربان کر دیں گے۔“

سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے جو امن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بیان مہاتما گاندھی کو دے دیا ہے۔

لاہور میں پاکستان اور ہندوستان کے وزراء کی کانفرنس

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ اتوار کو لاہور میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک نہایت ہی اہم اجلاس ہو گا وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں، میاں افتخار الدین، مسٹر منوگی اور مشرقی پنجاب کے وزراء کی شمولیت کی توقع ہے۔

اس اجلاس میں مشرقی اور مغربی پنجاب کے پناہ گزینوں کے تخلیے کی رفتار کو تیز کرنے پر گفت و شنید ہو گی۔

تمام سکھ فوجیں واپس بلا لی گئیں

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ لاہور سے تمام سکھ فوجیں واپس بلا لی گئی ہیں۔